سوال

کیا کوئی شخص اپنے والد کی رضامندی کے بغیر دینی اور اخلاقی لحاظ سے پسندیدہ لڑکی سے شادی کر سکتا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

جب بیٹا کسی دینی اور اخلاقی لحاظ سے اچھی لڑکی کو اختیار کرتا ہے تو وہ اس میں غلطی پر نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بھی یہی ہے کہ جو بھی نکاح کرنا چاہے وہ دین اور اخلاق والی لڑکی اختیار کرے ۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورت سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے ، اس کے مال و دولت کی وجہ سے ، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے ، اور اس کی حسن خوبصورتی کی وجہ سے ، اور اس کے دین کی وجہ سے ، تمہارے ہاتھ خاک میں ملیں تم دین والی کو اختیار کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

ذیل میں ہم آپ اور آپ کے والد صاحب کے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی نصیحت پیش کرتے ہیں جو آپ کے موضوع سے ہی متعلقہ ہے :

اس سوال کا تقاضا ہے کہ ہم دو طرح کی نصیحت کریں ۔

پہلی نصیحت : آپ کے والد کے لیے ہے کہ وہ آپ کو دین اور اچھے اخلاق کی مالکہ عورت سے شادی نہیں کرنے دیتا بلکہ آپ کے والد پر واجب ہے کہ وہ آپ کو اس لڑکی سے شادی کی اجازت دے دے اور انکار پر اصرار نہ کرے ، لیکن اگر اس کے پاس کوئی شرعی عذر ہے تو وہ آپ کے سامنے بیان کرے اور بتائے تا کہ آپ بھی مطمئن ہوں ۔

اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اگر اس کا والد اسے ایک دین والی اور اچھے اخلاق کی مالک لڑکی سے شادی نہ کرنے دے تو کیا وہ نہیں سوچے گا کہ اس میں اس کی آزادی سلب کی گئی ہے اور اسے دبایا جا رہا ہے ؟

جب وہ اپنے والد کی طرف سے ایسا ہونے میں خوش نہیں تو پھر وہ اس پر کیسے راضی ہو رہا ہے کہ اس سے خود اپنے بیٹے کے حق میں ایسا ہو ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے کہ :

(تم میں اس وقت تک کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے) ۔

لھذا آپ کے والد کے لیے ایسا کرنا حلال نہیں کہ وہ اس لڑکی سے آپ کو بغیر کسی شرعی سبب کے شادی نہ کرنے دے ، اور اگر کوئی شرعی سبب ہے تو اسے بیان کرنا چاہیے کہ تا کہ آپ کو بھی اس کا علم ہو ۔

اور سائل کو ہماری یہ نصیحت ہے کہ :

میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ اس عورت کو چھوڑ کر کسی اور عورت سے شادی کر لیں تا کہ آپ کے والدہ صاحب بھی راضی ہو جائیں اور تفرقہ بھی نہ پڑے اگر ایسا کرنا ممکن ہو تو آپ ایسا

کرلیں۔

اوراگر یہ نہیں ہوسکتا وہ اس طرح کہ آپ اس لڑکی سے محبت کرنے لگے ہیں اور آپ کو یہ بھی خدشہ ہو کہ اگر کسی اور عورت سے منگنی کروں تو وہاں بھی والد شادی نہیں کرنے دیں گے۔ کیونکہ بعض لوگوں کے دلوں میں غیرت یا پھر حسد ہوتا ہے چاہے وہ اپنے بیٹوں کے بارہ میں ہی کیوں نہ ہو وہ اپنے بیٹوں کو بھی اپنی مرضی کا کام نہیں کرنے دیتے بلکہ اس سے منع کرتے ہیں۔

میں یہ کہوں گا کہ جب آپ کو اس کا خدشہ ہو اور آپ اس عورت سے محبت کرنے لگے ہیں اور صبر نہیں کرسکتے تو پھر آپ کے لیے کوئی حرج نہیں آپ اس لڑکی سے شادی کرلیں چاہے آپ کے والد ناپسند ہی کریں، ہوسکتا ہے کہ شادی کے بعد وہ مطمئن ہوجائیں اور رضامندی کا اظہار کرنے لگیں اور ان کے دل میں جو کچھ ناراضگی ہے وہ ختم ہوجائے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ دونوں معاملوں میں سے جو بھی آپ کے لیے بہتر ہو اس میں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے۔

دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (4/193-194)۔

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

30796